بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مقالاتِ کاظمی
حصہ اول
علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی
مکتبہ ضیائیہ
بوہڑ بازار، راولپنڈی، پاکستان

کتاب ———— مقالاتِ کاظمی جلد اول

تصنیف ———— علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی

مرتبہ ———— مولانا غلام رسول صاحب سعیدی

کتابت ———— محمد حنیف گل ،

طباعت بار اوّل ———— رجب المرجب ۱۳۹۷ھ

مطبع ———— لاہور

صفحات ———— ۵۰۴

قیمت ————

اگر شکر کرو گے تو میں تمہارے مراتب میں زیادتی کروں گا۔

حضرت عیسٰی کو اللہ تعالیٰ نے زیادتی دی۔ زمین سے چوتھے آسمان پر لے گیا۔ حضرت عیسٰی وہاں بھی شکرگزار رہے۔ اب چاہیئے تھا کہ انہیں اور بلندی پر لے جایا جاتا یہاں تک کہ عرش پر لے جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ انہیں حضور کے پہلو میں لائے گا۔ معلوم ہوا کہ جو عظمت اور بلندی جوارِ مصطفیٰ میں ہے وہ عرش کو بھی حاصل نہیں ہے۔ حضرت نے جب یہ دلیل قائم کی تو قاضی نجد دم بخود رہ گیا۔

فوائد حدیث

جامعہ اسلامیہ میں ایک مرتبہ حدیث شریف پڑھاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایک تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ اس پر ایک طالب علم نے سوال کیا کہ تابعی وہ ہوتا ہے جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہو۔ بلکہ آپ کے صحابی کو دیکھا ہو تو تابعی حضور سے کیسے روایت کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی، بعد میں وہ العیاذ باللہ مرتد ہو گیا اور من یکفر بالایمان فقد حبط عملہ۔ مرتد ہونے کے بعد اس کے تمام اعمال اکارت ہوئے۔ شرف صحابیت بھی جاتا رہا۔ حضور کے وصال کے بعد وہ پھر ایمان لے آیا اور اس نے صحابہ کو دیکھا۔ اب وہ تابعی ہوا۔ اس کے بعد اگر وہ حضور سے سنی ہوئی کسی روایت کو بیان کرے تو وہ حضور سے تابعی کی روایت ہو گی صحابی کی نہیں۔

آپ سے سوال کیا گیا کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں استغفار سے منع فرمایا ہے:

ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم۔

نیز جب آپ کے استغفار کے باوجود اس کی مغفرت نہ ہوئی تو آپ کی شان محبوبیت اور استجابت دعا پر حرف آیا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا، حضور نے عبداللہ بن ابی کے لیے دعا کب مانگی۔ نماز جنازہ میں آپ نے فرمایا:

اللھم اغفر لحینا و میتنا۔

تنقیدات
علیٰ
مطبوعات
مصنّف
صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی
نعیمی کتب خانہ
مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

۴۸۶
۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تنقیدات

علیٰ

مطبوعات

مصنف

افتدار بدایونی۔ قادری

ملنے کا پتہ

نعیمی کتب خانہ مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

پر کیوں نہ پہنچایا گیا کیا آپ کا زمین پر تینتیس سالہ زندگی کا شکر ناقص تھا،
عرش کے لائق نہ تھا۔ آسمانوں پر صرف حضرت مسیح کو پہنچایا گیا اُن کے
شکر کے بدلے تو باقی انبیاءِ کرام علیہم السلام شکر گزار نہیں یا اُن کا شکر ابھی
کم ہے آسمانوں پر پہنچنے کے لائق نہیں (معاذ اللہ) ۹ کیا صدیق و
فاروق کا مرتبہ حضرت مسیح سے بڑھ کر ہے کہ پہلے سے ہی روضے
میں قریب تر ہیں۔ مگر حضرت مسیح کئی ہزار سال سے شکر کر رہے ہیں مگر
اُس جگہ نہیں آئے جس جگہ حضرت صدیق و فاروق ہیں۔ کیا عجیب غیر
مدبرانہ فکر ہے۔ خیال رہے کہ وہ جگہ جو آقاءِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے جسمِ اطہر سے لگی ہوئی ہے فقط وہ جگہ عرش سے افضل ہے
اسی طرح تمام انبیاءِ کرام کے مزارات کی وہ جگہ جو اُن کے اجسام سے مَس
ہے اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے لیے منتخب روضۂ انور کی وہ جگہ
جس میں آپ مدفون ہوں گے وہ عرشِ اعظم سے افضل ہیں اور یہ فضیلت
انبیاءِ کرام علیہم السلام کی وجہ سے جگہ کو ملی نہ کہ جگہ سے انبیاء کو اس کی
دلیل وہ آیتِ کریمہ ہے کہ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ
یعنی جس مٹی سے تم کو ہم نے پیدا کیا اسی جگہ میں دفن کر کے لوٹا دینگے
تو گویا کہ اس مٹی کو جسمِ نبوّت سے شرافت و فضیلت حاصل ہوئی۔ سچ
ہے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ ہی سچی سمجھ عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے۔
سوال ۲۳ :۔ مقالاتِ کاظمی حصہ اوّل بعنوان فوائدِ حدیث میں لکھا ہے
کہ ایک مرتبہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں درسِ حدیث پاک پڑھاتے
ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایک تابعی نے رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔ اس پر ایک طالب علم نے
سوال کیا کہ تابعی وہ ہوتا ہے جس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہو بلکہ صحابی کو دیکھا، تو تابعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے کیسے روایت کر سکتا ہے۔ علامہ کاظمی صاحب مدظلہ نے جواباً فرمایا کہ یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی بعد میں وہ العیاذ باللہ مرتد ہو گیا اور اس کے سارے عمل مع صحابیت برباد ہو گئے پھر وہ نبی کریم کے وصال کے بعد مومن بن گیا اور اس نے صحابہ کو دیکھا تو وہ تابعی ہوا اب وہ اُس زبانِ اقدس سے سنی ہوئی بات کو روایت کرتا ہے تو اب یہ تابعی کی روایت حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہوگی صحابی سے نہیں سوال یہ ہے کہ کیا صحابہ مرتد ہوتے تھے اور کیا شیعہ لوگوں کا اعتراض صحابہ پر درست ہے۔ کیا یہ جواب درست ہے۔

جواب:- یہ جواب مضبوط نہیں۔ یہ جواب نہیں دینا چاہیئے تھا۔ اس جواب پر سائل کے خدشے کے علاوہ مزید سوالات بھی وارد ہو سکتے ہیں۔

۱۔ یہ کہ کیا واقعی وہ راوی اسی قسم کے تابعی تھے اس کا بھی ثبوت ضروری ہے ورنہ شیعہ لوگوں والی بات ہوگی کہ لایعنی باتوں سے بے پرکی ہانکتے چلے جاؤ اور صحابہ پر بےجا اتہامات لگاتے چلے جاؤ۔

۲۔ محدثین کرام فرماتے ہیں کہ ہر تابعی کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا بلکہ بے شمار تابعین نے ایسی احادیث روایت فرمائی ہیں جن میں صحابہ کرام کا ذکر نہیں۔ محدثین نے اُس روایت کا نام مُرسَل حدیث رکھا ہے۔ اکابر محدثین نے تو اُن کے علیحدہ باب باندھے ہیں۔ چنانچہ مراسیلِ ابو داؤد تو زمانے میں مشہور رہی جس میں بے شمار احادیث ہیں۔ کیا معاذ اللہ بقول علامہ کاظمی وہ سب اسی قسم کے تابعی تھے۔

سؤالا : بنیر یہ کہنے کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا اتنی دراز اور خطرناک بات کرنے کی کیا ضرورت تھی یہ بات تو دن رات ہم بھی کہتے رہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا جب ہمارا اس طرح کہنا غلط نہیں تو تابعی کے اس طرح کہنے میں اتنی بڑی سختی کیوں، ہاں اگر مختصر سا یہ جواب دیا جاتا کہ تابعی کو اگر اپنی مرویہ روایت کی صحت پر اپنے حافظے کے مطابق پورا بھروسہ ہو تو تابعی بیانِ روایت کے وقت صحابی کا ذکر چھوڑ سکتا ہے۔ یہ جواب بہتر تھا۔ علامہ کاظمی صاحب کا موجودہ فی الکتاب جواب تب درست ہوتا جب تابعی کی قسمیں پوچھی جاتیں۔ بہرحال یہ فی البدیہ جوابات ہیں جلدی میں ایسے کمزور جواب ہو بھی جاتے ہیں مگر ان کو شائع کرنے چھاپنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے ورنہ پھر اگا برپر اعتراضات کا سدِ باب نہ ہو سکے گا۔ یہ تمام باتیں لکھ کر کاظمی صاحب مدظلہٗ کو بھیجی گئی ہیں دیکھو کیا جواب آتا ہے۔

(نوٹ) وفات شریف تک کوئی جواب نہیں آیا حالانکہ یہ تحریر دستی دی گئی تھی۔

سوال نمبر ۲۴ :۔ یہ ایک عرس مبارک کا اشتہار ہے جس میں خواجہ پیر نظیر احمد، سرکار موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کا اعلان ہے۔ اس میں خواجہ صاحب کا نام نظیر احمد لکھا گیا ہے۔ حالانکہ مشہور تو نذیر احمد لفظ ہے۔ کیا نظیر احمد نام لکھنا درست ہے۔ اس طرح اس اشتہار پر چند جگہ یہ نام لکھا ہوا ہے اور اوپر ایک شعر اس طرح ہے۔

حامی وفا حضرت ہارون رشید کی ؎ اک بے نظیر ہستی ہے موہڑہ شریف میں